

دین اسلام کی عظمت و اہمیت، اسلام قبول کرنے کی عمر اور اسلام قبول کرنے کی خواہش رکھنے والے کو فوراً مسلمان کرنے سے متعلق انتہائی اہم تحریر بنام

# اسلام قبول کرنے کی اہمیت و فضیلت

تصنیف

مفسر قرآن استاذ الاساتذہ حضرت علامہ  
مولانا مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی

پیشکش:  
مجلس افتاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی آک و اصحبک یا حبیب اللہ

اما بعد:

مذہبِ اسلام، دینِ حق، جامع، مکمل، تمام دینوں سے اعلیٰ اور عینِ فطرت کے مطابق ہے۔ اس دین کو قبول کیے بغیر کوئی نیکی بھی اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔ اگر بغیر اسلام لائے کوئی دنیا سے گیا تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حالتِ ایمان میں گیا، وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا، ہاں اگر گناہ سرزد ہوئے ہوں تو اللہ کے فیصلے کے بعد بالآخر جنت میں چلا جائے گا۔ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلانا، تمام نبیوں اور رسولوں کی سنت اور بحیثیتِ اُمت ہمارے فرائض میں سے ہے، کیونکہ تمام نبیوں، رسولوں کو اس کائنات میں بھیجے کا بنیادی ترین مقصد یہی تھا کہ وہ لوگوں کو کفر کے اندھیرے سے نکال کر اسلام کے نور میں داخل کریں۔

یاد رکھیے کہ قبولِ اسلام دل سے تصدیق کرنے اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے، اس کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ اگر نابالغ سمجھدار اسلام قبول کرے تو اس کا اسلام معتبر (Valid) ہے اور اُسے اسلامی نقطہ نظر سے مسلمان ہی سمجھا جائے گا، خود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نابالغی کی عمر میں دعوتِ اسلام دی اور انہیں کلمہ پڑھایا، اُس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک صرف سات سال تھی، لہذا نابالغ کا قبولِ اسلام معتبر اور اُسے کلمہ پڑھانا اور اسلام کی دعوت دینا، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے، البتہ جبر اکافر کو مسلمان بنانے کی اجازت نہیں۔

دوسری بات یہ کہ اگر کوئی غیر مسلم (نابالغ سمجھدار یا نابالغ) قبولِ اسلام کی خواہش کا اظہار کرے تو اُسے فوراً بلا تاہل کلمہ پڑھا کر مسلمان کرنا فرض ہے، لہذا مسلمان کرنے میں تاخیر کرنا،

اُسے قبولیتِ اسلام کے حوالے سے غور و فکر کا مشورہ دینا وغیرہ ساختِ حرام ہے، بلکہ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز پڑھ رہا ہو اور اسے کوئی کافر آکر اسلام قبول کروانے کا کہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی نماز توڑ کر اسے کلمہ پڑھائے، کسی کے قبولِ اسلام کی درخواست پر یہ کہنا کہ ابھی اسلام قبول نہ کرو، بلکہ پہلے جا کر غور و فکر کرو، پھر دیکھیں گے، یہ بات اُس بندے پر سراسر ظلم ہے، کیونکہ اگر وہ اسی وقفے کے زمانے میں مر گیا تو کافر مر اور اس کے کفر پر مرنے کا ذمہ دار یہی تاخیر کرنے والا ہے، نیز یہ تاخیر کرنے والا گویا اسے یہ کہہ رہا ہے کہ تم ابھی کافر ہی رہو، بتوں کو پوجتے رہو، شرک کرتے رہو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! کیا یہ تاخیر کرنے والا اتنی دیر اُس شخص کے کفر پر رضامند نہیں اور یاد رکھیں کہ کسی کے کفر پر راضی ہونا، بھی اس کے برابر کا جرم ہے۔

### اگر اسلام قبول نہیں کیا تو کوئی نیکی قبول نہیں:

چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

(سورۃ آل عمران، پارہ 3، آیت 85)

مسلم شریف میں ہے: ”عن عائشة قالت: قلت يا رسول الله! ابن جدعان كان في الجاهلية يصل الرحم ويطعم المساكين فهل ذلك نافعة؟ قال لا ينفعه إنه لم يقل يوماً رب اغفر خطيئتي يوم الدين“ ترجمہ: حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے مروی ہے، آپ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ابنِ جَدْعَانَ زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کرنے والا، مساکین کو کھلانے پلانے والا تھا، تو کیا یہ

اُمور اُسے نفع دیں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ چیزیں اُسے نفع نہیں دیں گی، کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے کبھی دعا نہیں کی تھی کہ اے پروردگار قیامت کے دن میری مغفرت فرما۔ (یعنی ایمان نہیں لایا تھا۔)

(صحیح المسلم، جلد 1، صفحہ 196، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث کے تحت امام شرف الدین تُووی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ (سالِ وفات: 676ھ /

1277ء) نے لکھا: ”قال القاضي عياض رحمه الله تعالى وقد انعقد الإجماع على أن الكفار لا تنفعهم أعمالهم ولا يثابون عليها بنعيم ولا تخفيف عذاب لكن بعضهم أشد عذابا من بعض بحسب جرائمهم“ ترجمہ: قاضی عیاض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے فرمایا کہ اس بات پر اجماع منعقد ہے کہ کافروں کو اُن کے عمل کسی طرح کا کوئی نفع نہیں دیں گے، نہ ہی جنتی نعمتوں کے ذریعے انہیں جزا دی جائے گی، نہ کسی طرح کی عذاب میں کمی ہوگی، ہاں اُن کے عذابات اُن کے جرموں کے حساب سے کم زیادہ ہوں گے۔

(المنهاج مع المسلم، جلد 3، صفحہ 68، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

**جو ایمان نہ لایا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا:**

چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتوں کو جھٹلائیں گے، وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (سورۃ البقرۃ، پارہ 1، آیت 39)

امام ابو منصور عبد القاهر بغدادی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ (سالِ وفات: 429ھ / 1037ء) لکھتے

ہیں: ”اجمع اهل السنة و كل من سلف من اخيار الامة على دوام بقاء الجنة والنار وعلى دوام نعيم اهل الجنة ودوام عذاب الكفرة في النار“ ترجمہ: اہل سنت اور امت

کے بہترین لوگوں کا جنت و جہنم کی ہمیشگی، اہل جنت کی ہمیشگی اور کافروں کے ہمیشہ حالتِ عذاب میں رہنے پر اجماع ہے۔

(اصول الدین، المسألة التاسعة فی دوام الجنة والنار وما فیہما، صفحہ 263، مطبوعہ بیروت)

**اگر کوئی مومن گناہ کے سبب جہنم میں چلا بھی گیا تو بالآخر جنت میں ہی جائے گا:**

چنانچہ امام شرف الدین تُووَمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لَکھتے ہیں: ”اعلم أن مذهب أهل السنة وما عليه أهل الحق من السلف والخلف أن من مات موحدًا دخل الجنة قطعًا على كل حال فإن كان سالماً من المعاصي أو غيره من المعاصي إذا لم يحدث معصية بعد توبته والموفق الذي لم يبتل بمعصية أصلاً فكل هذا الصنف يدخلون الجنة... وأما من كانت له معصية كبيرة ومات من غير توبة فهو في مشيئة الله تعالى فإن شاء عفا عنه وأدخله الجنة وإن شاء عذبه القدر الذي يريد سبحانه وتعالى ثم يدخله الجنة فلا يدخل في النار أحد مات على التوحيد ولو عمل من المعاصي ما عمل كما أنه لا يدخل الجنة أحد مات على الكفر ولو عمل من أعمال البر ما عمل هذا مختصر جامع لمذهب أهل الحق في هذه المسألة“ ترجمہ: اہل حق، اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص حالت ایمان پر مرا، وہ قطعاً جنت میں داخل ہوگا (ہاں اس کے دخول میں تفصیل ہے، وہ یہ کہ) اگر وہ گناہوں سے محفوظ رہا یا گناہ تو ہوئے لیکن اُس نے گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور پھر توبہ کے بعد کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور جہنم میں بالکل نہیں جائیں گے اور جس نے کبیرہ گناہ کیا ہو اور پھر بغیر توبہ کے مر گیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے، اگر وہ چاہے تو اسے معاف فرما کر جنت میں داخل کر دے اور اگر چاہے تو اُسے عذاب دے، پھر جنت میں داخل فرمادے، بہر حال جو بھی ایمان پر مر اوہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اگرچہ اس نے گناہ کیے ہوں جیسے کوئی

بھی کافر کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، اگرچہ نظاہر اس نے جتنی بھی نیکیاں کی ہوں۔ یہ اس دخولِ جنت کے مسئلہ میں اہل سنت کا چند لفظوں میں جامع ترین عقیدہ ہے۔  
(المنہاج مع المسلم، جلد 1، صفحہ 217، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

### کسی کو کلمہ پڑھا کر راہِ ہدایت پر لانا عظیم ثواب کا باعث ہے:

چنانچہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مولائے کائنات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا: ”ادعهم إلى الإسلام، وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه، فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا، خير لك من أن يكون لك حمر النعم“ ترجمہ: انہیں (اہل خیر) کو اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتلاؤ کہ جو اللہ کے حقوق اُن پر لازم ہیں۔ اللہ کی قسم! (اے علی!) اگر تیری وجہ سے ایک آدمی بھی ہدایت پر آجائے تو تیرے لئے یہ مالِ غنیمت کے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری، جلد 5، باب غزوة خيبر، صفحہ 134، مطبوعہ دار طوق النجاة، بیروت)  
المعجم الكبير للطبراني میں ہے: ”لأن يهدي الله عز وجل على يدك رجلا خيرا لك مما طلعت عليه الشمس وغربت“ ترجمہ: اگر اللہ پاک تیرے ذریعے کسی کو ہدایت دیدے تو یہ تیرے لیے ہر اُس چیز سے بہتر ہے، جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (پوری دنیا کے مال و دولت سے بہتر ہے۔)

(المعجم الكبير للطبراني، جلد 1، صفحہ 315، مطبوعہ قاہرہ)

### دعوتِ اسلام، انبیاء کے بنیادی فرائض میں سے ہے:

تمام انبیاء و رسل اسلام کی ہی دعوت دیتے رہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرمایا: ﴿وَوَصَّىٰ بِهَا آدَمَ بْنِيهِ وَيَعْقُوبَ لِيُنْفِئَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ

إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے تو تم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ (سورۃ البقرہ، پارہ 1، آیت 132)

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ارشاد ہوا: ﴿إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۰۶﴾﴾ إِنَّ لَكُمْ رَسُولًا أَمِينًا ﴿۱۰۷﴾﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا النَّبِيَّ ﴿﴾ ترجمہ کنز العرفان: جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (سورۃ نوح، پارہ 19، آیت 106.107.108)

حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بتایا گیا: ﴿وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ لِيَقَوْمِ رَبِّي أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۰۷﴾﴾ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ فَاتَّبِعُونِي وَ أَطِيعُوا أَمْرِي ﴿﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور بیشک ہارون نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تمہیں اس کے ذریعے صرف آزما یا جا رہا ہے اور بیشک تمہارا رب رحمن ہے تو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ (سورۃ طہ، پارہ 16، آیت 90)

**اگر کوئی اسلام لائے تو اس کی جانچ پڑتال میں لگنا اور اس کے اسلام پر شک کرنا ممنوع ہے:**

چنانچہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ﴿۹۴﴾﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور جو تمہیں سلام کرے، اُسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ (سورۃ النساء، پارہ 5، آیت 94)

مسلم شریف میں ہے: عن أسامة بن زيد قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية، فصبحنا الحرقات من جهينة، فأدركت رجلا فقال: لا إله إلا الله،

فطعننته فوق في نفسي من ذلك، فذكرته للنبي صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أقال لا إله إلا الله وقتلته؟» قال: قلت: يا رسول الله، إنما قالها خوفاً من السلاح، قال: «أفلا شققت عن قلبه حتى تعلم أقالها أم لا؟» فما زال يكررها علي حتى تمنيت أني أسلمت يومئذ“ ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، آپ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں (جنگ کے لیے) بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت قبیلہ جہینہ کی شاخ ”حرقات“ پر حملہ کیا، میں نے ایک آدمی پر قابو پایا، تو اس نے ”لا إله إلا الله“ کہہ دیا، لیکن میں نے اسے نیزہ مار دیا، اس بات سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا اس نے ”لا إله إلا الله“ کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس نے اسلحے کے ڈر سے کلمہ پڑھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا، تاکہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) کہا ہے یا نہیں۔“ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے مسلسل یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ (کاش) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا۔

(صحیح المسلم، جلد 1، صفحہ 96، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

### اگر کوئی نابالغ اسلام لائے تو اس کا اسلام بلاشبہ معتبر ہے:

چنانچہ مشہور محدث علامہ ابن حجر عسقلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ اپنی کتاب ”التلخیص الحبیبر“ میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں: ”إن النبي صلى الله عليه وسلم دعا علياً إلى الإسلام وهو ابن سبع سنين أو دونها فأجاب“ ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دعوتِ اسلام دی، اس حال میں کہ اُس وقت آپ کی عمر سات سال یا اس سے بھی کم تھی۔ (جب دعوت دی گئی) تو آپ نے اسلام قبول کر لیا۔

(التلخیص الحیین، جلد 3، صفحہ 168، مطبوعہ مؤسسۃ قرطبہ، مصر)

حضرت علی کا بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانا، ہمارے ہر چھوٹے بڑے کو معلوم ہے، لیکن اہل اسلام میں سے کوئی بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ معاذ اللہ حضرت علی کا بچپن، نابالغی اور پندرہ یا اٹھارہ سال سے پہلے لایا ہوا ایمان معتبر نہیں، بلکہ اُن کو دعوت دے کر مسلمان کرنا، جبراً مسلمان بنانا تھا۔ العیاذ باللہ!

امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اپنی معروف کتاب ”صحیح بخاری“ میں باقاعدہ یہ باب باندھا کہ ”بچوں پر اسلام کیسے پیش کیا جائے گا“، چنانچہ اُس میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ابنِ صیاد کو نابالغی کی حالت میں نبی پاک صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دعوتِ اسلام دی، چنانچہ بخاری شریف میں ہے: ”أَنْ عَمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَمَانِ، عِنْدَ أَطْمِ بَنِي مِغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنَ صِيَادٍ يَحْتَلِمُ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ... الخ“ ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت، جس میں حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی شامل تھے، ابنِ صیاد کی طرف گئی۔ صحابہ کرام نے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس اُسے بچوں کے ہمراہ کھیلتے ہوئے پایا۔ اُس وقت وہ قریب البلوغ تھا۔ اُسے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آمد کا کچھ علم نہ ہوا، حتیٰ کہ نبی صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر مارا اور پھر فرمایا:

کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟

(صحیح البخاری، جلد 4، باب کیف يعرض الاسلام على الصبي، صفحہ 70، مطبوعہ بیروت)

اس کے تحت شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (سال وفات: 855ھ /

1451ء) لکھتے ہیں: ”قوله " تشهد أني رسول الله " فإن فيه عرض الإسلام على الصبي

ويفهم منه أيضاً أنه لو لم يصح إسلام الصبي لما عرض عليه الصلاة والسلام على

ابن صياد وهو غير مدرک “ترجمہ: نبی پاک کے اس فرمان ”کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے

کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟“ میں نابالغ بچے پر اسلام کی دعوت پیش کرنے کا واضح ثبوت

موجود ہے اور اس دعوت دینے سے یہ بھی سمجھ آ رہا ہے کہ اگر بچے کا اسلام لانا صحیح اور معتبر نہ

ہوتا تو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کبھی ابن صياد، جو کہ نابالغ تھا، اُس پر اسلام پیش نہ

کرتے۔ (عمدة القاری، جلد 8، صفحہ 168، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ان کے علاوہ حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے۔ یونہی

ایک موقع پر نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک یہودی نابالغ بچے کو اسلام کی

دعوت دی اور انہوں نے اسلام قبول کیا اور فوراً انتقال کر گئے، تو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے کہ جس نے اُسے میرے سبب آگ سے بچا لیا۔

مجمع الانهر میں بحر الرائق کے حوالے سے ہے: ” أن الصبي العاقل يخاطب بأداء

الإيمان كالبالغ لومات بعده بلا إيمان خلد في النار “ترجمہ: بے شک غیر مسلم سمجھدار

نابالغ، شریعت کی جانب سے اسلام قبول کرنے کے حکم کا مخاطب ہے، جیسا کہ بالغ ہوتا ہے، حتیٰ

کہ اگر وہ بغیر ایمان کے دنیا سے گیا تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر، جلد 2، کتاب السير والجهاد، صفحہ 500، مطبوعہ بیروت)

بلکہ اگر سمجھدار نابالغ اسلام لا کر دوبارہ اسلام سے پھرے تو اُسے اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا، چنانچہ اسی میں ہے: ”يجبر الصبي العاقل اذا ارتد على الاسلام لما فيه نفع له“ ترجمہ: سمجھدار نابالغ مرتد ہو جائے تو اُسے اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا، کہ اسلام لانے میں اُس کا فائدہ ہے۔

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر، جلد 2، صفحہ 500، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

جب کوئی شخص ایمان لانا چاہے تو اُسے فوراً کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل کرنا ضروری ہے، بلکہ کوئی فرض نماز پڑھ رہا ہو اور اسے کوئی کافر آکر اسلام قبول کروانے کا کہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی نماز توڑ کر اسے کلمہ پڑھائے:

کسی کے قبولِ اسلام کی درخواست کے بعد اسے کلمہ پڑھانے میں دیر کرنا گناہ کبیرہ ہے، بلکہ علمائے کرام نے تاخیر کرنے والے کے متعلق حکم کفر تک بیان کیا ہے، چنانچہ علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (سالِ وفات: 1143ھ / 1730ء) لکھتے ہیں: ”لو قال ذمی للمسلم اعرض على الاسلام يقطع وان كان فى الفرض كذا فى خزانه الفتاوى“ ترجمہ: کسی ذمی نے مسلمان سے کہا: مجھ پر اسلام پیش کرو یعنی مجھے کلمہ پڑھاؤ، تو (مسلمان پر) نماز توڑنا لازم ہے، اگرچہ فرض نماز میں ہو، جیسا کہ خزانه الفتاوى میں ہے۔

(الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، ج 2، الصفحہ الخامس، ص 459، مطبوعہ دارالطباعه العامرة)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے

ہیں: ”جو کافر تلقین اسلام چاہے اسے تلقین فرض ہے اور اس میں دیر لگانا شد کبیرہ بلکہ اس میں تاخیر کو علماء نے کفر لکھا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 172، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

## نکاح کی خواہش سے قبول اسلام جبر نہیں بلکہ معتبر ہے:

اسلام اقرار باللسان اور تصدیق قلبی کا نام ہے اور تصدیق قلبی ایک اختیاری چیز ہے، لہذا اگر کوئی غیر مسلم مسلمان لڑکی سے شادی کی خواہش میں یا کسی مسلمان کی جانب سے مالی امداد ہونے یا اُس کی خوش اخلاقی سے متاثر ہو کر بذاتِ خود، بلا جبر و اکراہ دل سے اسلامی عقائد کی تصدیق کر کے مسلمان ہو جاتا اور اسلامی معاملات بجالاتا ہے، تو وہ بلاشبہ مومن اور مسلمان ہے، اسے جبری مسلمان کرنا ہرگز نہیں کہا جاسکتا، یہ ایک مُحْرک ہے اور ہر کام کا کوئی نہ کوئی مُحْرک ہوتا ہے اور نکاح کا مُحْرک ہزاروں جگہ پایا جاتا ہے لیکن کوئی اَحْمَق یہ نہیں کہتا ہے کہ یہ جبر ہے، لہذا نکاح کی خواہش میں کسی لڑکے یا لڑکی نے جو اسلام قبول کیا وہ معتبر ہے، کیونکہ اُس نے ہوش و حواس میں اپنے اختیار سے اسلام قبول کیا ہے، اور ہم پر لازم ہے کہ اُس کے متعلق بدگمانی کرنے سے بچیں کہ اُس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا، بلکہ ضروری ہے کہ اُسے مسلمان سمجھتے ہوئے اُس سے مسلمانوں والا ہی برتاؤ کریں، چنانچہ جب حضرت ام سلیم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے حضرت ابو طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے نکاح کرنا چاہا، تو حضرت ابو طلحہ ابھی ایمان نہیں لائے تھے، تو حضرت ام سلیم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اسلام لانے کو مہر قرار دیا، کہ پہلے ایمان لاؤ تو پھر نکاح کروں گی، تو حضرت ابو طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایمان لے آئے اور صحابیت کے شرف سے سرفراز ہوئے، چنانچہ سنن نسائی میں صحیح سند کے ساتھ ہے: ”عن أنس، قال: تزوج أبو طلحة أم سليم، فكان صداق ما بينهما الإسلام، أسلمت أم سليم قبل أبي طلحة، فخطبها، فقالت: إني قد أسلمت، فإن أسلمت نكحتك، فأسلم فكان صداق ما بينهما“ ترجمہ: حضرت انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے (میری والدہ) حضرت ام سلیم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے نکاح

کیا تو ان دونوں کے درمیان (حضرت ابو طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کا اسلام لانا ہی حق مہر قرار پایا۔ (در اصل) ام سلیم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت ابو طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پہلے مسلمان ہو گئی تھیں۔ حضرت ابو طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ کہنے لگی: میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر آپ بھی مسلمان ہو جاؤ تو میں آپ سے نکاح کر لوں گی۔ تب وہ مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ وہی (ان کا مسلمان ہونا ہی) ان دونوں کے درمیان حق مہر مقرر ہوا۔

(سنن النسائي، جلد 6، التزويج على الاسلام، صفحہ 114، مطبوعہ حلب)

بخاری شریف میں ہے: ”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إني لم أدر أن

أنتقب قلوب الناس ولا أشق بطونهم“ ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

(صحیح البخاری، جلد 5، صفحہ 163، مطبوعہ دار طوق النجاة، بیروت)

اللہ پاک ہم سب کو دین اسلام پر عمل کرنے، اس کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ عافیت کے ساتھ ایمان پر ہی فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی محمد قاسم عطاری

07 صفر المظفر 1443ھ / 15 ستمبر 2021ء